O

نور کو قلب کی دیوار میں محصور نہ کر
روشنی چاہئے جس جس کو اسے دور نہ کر

کچھ سفر دل کے پرندوں کے لئے ہوتے ہیں
سوچ کاندھے پہ لئے خود کو یہاں چُور نہ کر

ہجرتیں کرتے ہیں جذبات و خرد جسم سے قبل
ذات کو دور کہیں جانے پہ مجبور نہ کر

اپنی ہستی سے نکال ایک نیا ذوقِ سلیم
قالبِ خاکی کو یکسر ہی تو بے نور نہ کر

https://emad-ahmad.com/

میری تنہائی کو محفل میں تماشا نہ بنا
میری گمنامی کو اس طور پہ مشہور نہ کر

نفسِ لوامہ کی تکلیف پہ آنسو نہ بہا
نفسِ امارہ کو اس کرب سے مسرور نہ کر

مرتکز قلب کو رکھ نکتۂ توحید پہ تُو
اپنے اندر چھُپے اصنام کو مغرور نہ کر

اپنی ہستی کا سفر خود ہی کیا جاتا ہے
تو مجھے ساتھ لئے پھرنے پہ مجبور نہ کر

اپنے ہونے کا سبب ڈھونڈ لیا تو نے عماد
اب اسے جی کے دکھا، شاملِ منشور نہ کر

https://emad-ahmad.com/